تشہدِ صلوٰۃ میں انگشتِ شہادت سے حرکت کی کیفیت

قاری محمد مصطفی راسخ[1]

افادات: مولانا ڈاکٹر حافظ عبد الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ[2]

استفتاء: تشہد میں انگشت شہادت اٹھانے اور نہ اٹھانے کا مسئلہ اہل حدیث اور حنفیہ کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے۔ خلاصہ کیدانی کی رو سے بعض متعصّب حنفیہ تو انگلی اُٹھانے کے اتنے مخالف رہے ہیں کہ اس پر افغانستان میں نہ صرف مار کٹائی بلکہ انگلی توڑ دینے یا کاٹ دینے کی وارداتیں بھی ہوتی رہی ہیں۔ چونکہ برصغیر میں سنّی اسلام افغانستان کے ذریعہ سے آیا، اس لئے برصغیر کے دین دار لوگ بھی اسی تشدد اور تعصّب کا شکار ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث کے سرخیل سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو سمجھا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں حافظ عبد اللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے راسخ علم کے وارث مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ رہے ہیں۔ اہل حدیث کے امتیازی مسائل میں تشہد میں انگشت شہادت کے اُٹھانے کا مسئلہ بھی ہے۔ لیکن مشکل اس وقت پیدا ہوئی جب شیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض جزوی مسائل میں تحقیق برصغیر پاک وہند کے علما کے موافق نہ ہوئی جبکہ سعودی عرب کے علما سے عقائد میں اتفاق کی بنا پر یہاں کے علما بھی سلفی کہلاتے ہیں۔ عوام اہل حدیث میں شرعی منہاج میں اتفاق کی بجائے جزوی مسائل کے امتیازات کو بھی اہمیت دی جاتی ہے، اس لئے ایسے مسائل پر بھی معرکہ آرائی ہونے لگی۔ جہاں کہیں کسی عالم سے عقیدت ہوئی وہی جزوی مسائل کا بھی مرجع بن گیا۔ ان دنوں رکوع کے بعد ارسال الیدین یا وضع الیدین کے علاوہ انگشت شہادت کے بارے میں تحقیقات کے نام پر کئی رواج فروغ پا رہے ہیں۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کے انگشتِ شہادت کے بارے میں دو موقف ہیں کہ آپ تشہد میں اُنگلی اٹھانے یا مسلسل حرکت دینے کے جواز کے قائل ہیں، لیکن عوام اہل حدیث نے مسلسل حرکت دینے کا معمول بنالیا ہے۔ مجلس التحقیق الاسلامی ایک

۱ مفتی مجلس التحقیق الإسلامی، پاکستان

۲ بانی ورئیس مجلس التحقیق الاسلامی، پاکستان

تحقیقی ادارہ ہے جو کسی شخصیت کی عقیدت کی بجائے کتاب وسنت کی غیر جانبدارانہ تحقیق کے لئے معروف ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس مسئلے کی کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔ بیّنوا تؤجروا
(قاری محمد زبیر، موضع ماچھی وال، بوریوالہ)

جواب: سائل نے تشہد میں انگشتِ شہادت کے بارے میں سوال کیا ہے اس کا تعلق مختلف الحدیث کی قبیل سے ہے۔ فقہ الحدیث میں جمہور فقہاے اسلام پہلے جمع و تطبیق کی کوشش کرتے ہیں، اگر جمع نہ ہوسکے تو تقدیم و تاخیر کی تلاش کرتے ہیں تاکہ انہیں ناسخ و منسوخ قرار دیا جاسکے جبکہ آخری صورت ترجیح کی اختیار کی جاتی ہے۔ عہدِ اسلاف میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللّٰہ پر انگشتِ شہادت کو بلند کرنے کا فتویٰ دیتے تھے۔ مشرقِ وسطیٰ میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب احادیث کی تصحیح وتضعیف کی اہمیت کو اُجاگر کیا تو فقہی مسائل میں بھی ان کے بعض جزوی مسائل یا شذوذ نے شہرت اختیار کر لی۔ برصغیر پاک وہند میں اس مسئلہ میں جو مختلف شکلیں اختیار کی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

① تشہد میں انگشتِ شہادت سے اشارہ کا موقع 'لا الٰہ الا اللّٰہ' ہے۔ جیسا کہ ائمہ ثلاثہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے منسوب ہے جو بعض متعصّب حنفیہ کے تقلیدی موقف کے بالمقابل برصغیر پاک وہند کے اجلّ علما کے فتاویٰ میں موجود ہے اور اس پر ایک عرصہ سے عمل کیا جارہا ہے۔

② شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا موقف نمبر ۱ کے علاوہ تشہد کی ابتدا سے انتہا تک مسلسل حرکت دینے کی ایک مزید صورت بھی پیش کی ہے۔ جس پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت میں کئی نئے مفتی حضرات صرف اسی کیفیت کو اختیار کرنے پر زور دیتے اور عمل پیرا ہیں۔

③ کچھ ظاہر بین مفتی حضرات ایک ایسا موقف بھی اختیار کررہے ہیں جس کا قائل ہمارے علم کی حد تک سلف میں عموماً اور خلف میں اہل حدیث علما میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ جو تشہد کے شروع سے لیکر آخر تک انگلی کو حرکت دیئے بغیر کھڑا رکھنے کا ہے۔

یہ مسئلہ نماز کی کیفیت اور حالت کے باریک مسائل میں سے ایک ہے۔ اس مسئلہ میں آج کل پاک وہند کے سلفی علماء محدث العصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کی وجہ سے کوئی مضبوط موقف اختیار کرنے میں اُلجھاؤ کا شکار ہیں، حالانکہ اہل حدیث / سلفی کسی مخصوص عالم کی تقلید نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ہر عالم کی رائے کو کتاب وسنت پر پیش کرتے ہیں۔ برصغیر کے نامور اساتذہ شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے سلفی مفتی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن

حنبل ؒ اور امام ابو حنیفہ ؒ کے اجتہاد کی موافقت میں 'لا الہ الا اللہ' پر انگشتِ شہادت کو بلند کرنے کا موقف اختیار[1] کرتے آئے ہیں۔ مذکورہ بالا مسئلہ میں شیخ البانی ؒ کا یہ ایک اجتہادی موقف ہی ہے جو متنوّع احادیث اور مختلف طرق روایت کی روشنی میں فقہ الحدیث کی ایک صورت ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق کی غرض سے ہم پہلے متعلقہ احادیث وطرق پیش کرتے ہیں پھر مختلف الحدیث میں مذکورہ بالا طریق کار کے مطابق تمام احادیث وطرق کو جمع کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ

ا۔ انگشتِ شہادت اٹھانے یا اشارہ کرنے والی احادیث

① سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ[2]

"نبی کریم ﷺ جب نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور اپنی دائیں اُنگلی اٹھا لیتے جو انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں اُنگلی اٹھانے کا ذکر ہے۔

② سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى[3]

"نبی کریم ﷺ جب (نماز کے تشہد میں) بیٹھتے تو دعا کرتے، اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی سبابہ اُنگلی سے اشارہ کرتے۔ اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ لیتے تھے۔"

---

۱ جیسا کہ مولانا حافظ عبد اللہ محدث روپڑی ؒ لکھتے ہیں: "اس تشہد کو پڑھتے ہوئے جب أشهد ان لا إله إلا الله کے لفظ پر پہنچے تو سبّاحہ انگلی اُٹھائے، اس سے توحید کی طرف اشارہ ہے۔ اشارہ کرتے وقت اُس کو ہلاتا رہے، اگر نہ ہلائے تو بھی جائز ہے۔ اور اپنی نظر انگلی کی طرف رکھے۔" (تعلیم الصلاۃ: ص ۳۴) طبع چہارم، ۱۹۹۵ء

۲ صحیح مسلم: ۵۸۰

۳ صحیح مسلم: ۵۷۹

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی سے اشارہ کرنے اور گرہ لگانے کا تذکرہ ہے۔

③ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ[1]

"نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور ترپین (۵۳) کی گرہ بناتے اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی انگلی سے اشارہ کرنے اور ترپین (۵۳) کی گرہ[2] لگانے کا تذکرہ ہے۔

④ نافع مولی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ» يَعْنِي السَّبَّابَةَ.[3]

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور اپنی اُنگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی اس انگلی پر رکھتے، پھر فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (سبابہ) انگلی شیطان پر ہتھوڑے سے زیادہ بھاری ہے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی سے اشارہ کرنے اور اس پر نگاہ رکھنے کا بیان ہے۔

⑤ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ، وَرَفَعَ

---

۱ صحیح مسلم: ۵۸۰

۲ نبی کریم ﷺ کے دور میں اشارے سے گنتی پیش کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ دائیں ہاتھ سے ننانوے (۹۹) تک کی گنتی کی متعین علامتیں اختیار کی جاتیں جبکہ بائیں ہاتھ سے سیکڑہ اور ہزار کی علامتیں مخصوص تھیں۔ ترپین (۵۳) کی گرہ کی صورت یہ تھی کہ دائیں ہاتھ کی (انگوٹھے سمیت) تین انگلیاں بند کر کے انگشتِ شہادت کو کھڑا کرتے۔ انگوٹھے کی کیفیت یوں ہوتی کہ انگشتِ شہادت کی جڑ میں انگوٹھے کا سرا رکھتے۔ یہ ترپین ہندسے کی گرہ ہے جو حدیث میں ذکر ہوئی ہے۔ احادیث میں تشہد کے لئے ہاتھ کی ایک کیفیت یہ بھی وارد ہوئی ہے کہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا لیا جائے اور دو چھوٹی انگلیاں بند رکھی جائیں۔ اس طرح انگشتِ شہادت اشارہ کے لئے الگ ہو جاتی ہے۔

۳ مسند احمد: ۶۰۰۰

إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ»[1]

''نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی کو اُٹھا لیتے، وہ اس کے ساتھ دعا کرتے تھے۔ اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے۔ اس حال میں اسے اس پر پھیلائے ہوئے ہوتے تھے۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی اٹھانے اور اس کے ساتھ دعا کرنے کا بیان ہے۔

⑥ سیدنا عباس بن سہل سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ، وَأَبُو أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ... وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ - يَعْنِي السَّبَّابَةَ -[2]

''سیدنا ابو حمید، سیدنا ابو اُسید، سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا محمد بن مسلمہ اکٹھے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا۔ سیدنا ابو حمید نے کہا:... نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنے دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی اپنے بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے یعنی سبابہ سے۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی سبابہ انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑦ سیدنا نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ[3]

''میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں دیکھا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے، اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی سبابہ انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑧ علی بن عبد الرحمن معاوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ:

---

١ جامع ترمذی: ۲۹۴، قال الألبانی: صحیح
۲ جامع ترمذی: ۲۹۳، قال الألبانی: صحیح
۳ مسند احمد: ۱۵۸۶۷ قال شعیب: صحیح لغیرہ

اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: «كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ[1]

”مجھے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا۔ جب وہ پھرے تو مجھے منع کیا اور فرمایا: تم اس طرح کرو جس طرح نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ نماز میں بیٹھتے تو تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی تمام انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔“

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی سبابہ انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑨ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ...[2]

”نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دعا کرتے، اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔“

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی سبابہ انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑩ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَيْفَ يُصَلِّي؟ ... وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى[3]

” میں نے کہا: میں ضرور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟... میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس طرح کرتے ہیں، بشر راوی نے دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا۔“

---

۱ صحیح مسلم: ۵۸۰

۲ صحیح مسلم: ۵۷۹

۳ سنن نسائی: ۱۲۶۶ قال الألبانی: صحیح

اس حدیث مبارکہ میں بھی سبابہ انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑪ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ... وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ[1]

"نبی کریم ﷺ جب نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے ---تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑫ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ أَشَارَ بِأُصْبُعِهِ.[2]

"نبی کریم ﷺ جب دو یا چار رکعتوں میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے، پھر اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی سے اشارہ کا بیان ہے۔

⑬ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَلَمْ يُجَاوِزْ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ[3]

"نبی ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نظر انگلی کے اشارے سے آگے نہ گزارتے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی سے اشارہ کرنے اور اپنی نگاہ اشارے پر رکھنے کا بیان ہے۔

⑭ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے:

... فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فِي

---

۱ صحیح مسلم: ۵۷۹

۲ سنن نسائی: ۱۱۶۲، قال الالبانی: صحیح

۳ مسند أحمد: ۱۶۱۰۰ قال شعیب: حدیث صحیح

الْقِبْلَةِ، وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوِهَا، ثُمَّ قَالَ: «هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ»[1]

”نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی اپنی انگلی سے قبلہ کی جانب اشارہ کیا اور اپنی نظر اُنگلی کی طرف رکھی، پھر کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

اس حدیث مبارکہ میں انگلی سے اشارہ کرنے اور اپنی نگاہ انگلی پر رکھنے کا بیان ہے۔

۲۔ اشارہ کے ساتھ دعا کرنے والی احادیث

⑮ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا، وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ»[2]

”نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھ لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی اپنی انگلی کو اوپر اٹھا لیتے، اس سے دعا کرتے تھے، اور بائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھتے اور اس پر پھیلا دیتے۔“

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

⑯ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا[3]

”نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی دائیں ہاتھ کی انگلی کو اوپر اٹھا لیتے، اس سے دعا کرتے، اور بائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھتے اور اس پر پھیلا دیتے۔“

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

---

۱ سنن نسائی: ۱۱۶۱، قال الألبانی: حسن صحیح
۲ جامع ترمذی: ۲۹۴، قال الألبانی: صحیح
۳ صحیح مسلم: ۵۸۰

⑰ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَلَّقَ بِالْإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا، يَدْعُو بِهَا فِي التَّشَهُّدِ[1]

"میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اُنہوں نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا اور ان دونوں سے ملی ہوئی انگلی کو اٹھایا، وہ اس کے ساتھ تشہد میں دعا کرتے تھے۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی اُنگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

⑱ سیدنا نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللہ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَدْ وَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، رَافِعًا بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو[2]

"میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ نماز میں بیٹھے تھے اور اُنہوں نے اپنی دائیں کلائی کو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا، اس حال میں اپنی سبابہ انگلی کو اٹھائے ہوئے تھے، اس تھوڑا سا جھکایا ہوا تھا اور وہ دعا کر رہے تھے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

⑲ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

... ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا[3]

"--- پھر آپ نے اپنی انگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ بنایا، پھر اپنی ایک انگلی کو اٹھایا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔ اس حدیثِ مبارکہ میں حرکت دینے سے متعلق الفاظ کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

⑳ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

1 سنن ابن ماجہ: ۹۱۲، قال الألبانی: صحیح

2 مسند أحمد: ۱۵۸۶۶ قال شعیب: حديث صحيح لغيره، دون قوله: قد حناها شيئًا، وهذا إسناد ضعيف

3 مسند أحمد: ۱۸۸۷۰ قال شعیب: حديث صحيح دون قوله: "فرأيته يحركها يدعو بها" فهو شاذ انفرد به زائدة

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جلَسَ فِي الصَّلَاةِ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا[1]

"انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز میں بیٹھے، اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنی دونوں کلائیوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھا اور سبابہ سے اشارہ کیا، آپ اس کے ساتھ دعا کرتے تھے۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

(۲۱) سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«...وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَنَصَبَ أُصْبُعَهُ لِلدُّعَاءِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى» ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ[2]

"نبی کریم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور اپنی انگلی کو دعا کے لئے کھڑا کر دیا اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں ان کے سامنے سے آیا، میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو چادروں میں اُٹھاتے تھے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

(۲۲) سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ ... ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا"[3]

"میں نے کہا کہ میں ضرور نبی کریم ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا... پھر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو قبضہ میں لیا اور ایک حلقہ بنایا، پھر آپ نے اپنی انگلی کو اُٹھایا، میں نے دیکھا کہ وہ اسے حرکت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

(۲۳) سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

۱ سنن نسائی: ۱۲۶۵ و قال الالبانی: صحیح الإسناد
۲ سنن نسائی: ۱۱۶۰ و قال الالبانی: صحیح الإسناد
۳ سنن نسائی: ۸۹۰ و قال الالبانی صحیح

رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذَلِكَ[1]

''انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ اس طرح دعا کرتے ہیں۔''

اس حدیث مبارکہ میں بھی دعا کرنے کا ذکر ہے۔

(۴۴) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي، فَقَالَ: «أَحِّدْ، أَحِّدْ»، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ[2]

''میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے اور میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک سے، ایک سے" اور سبابہ سے اشارہ فرمایا۔''

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی سے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ نیز اس امر کی وضاحت ہے کہ دعا دو انگلیوں سے نہیں بلکہ ایک اُنگلی سے ہو گی۔

۳۔ انگشتِ شہادت سے محل اشارہ والی احادیث

(۴۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحِّدْ أَحِّدْ» : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيح غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ[3]

''ایک آدمی دو انگلیوں سے دعا کرتا تھا، نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: "ایک سے، ایک سے": یہ حدیث غریب ہے اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب آدمی شہادت کے وقت دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کرے تو اسے صرف ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہئے۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی کو حرکت دینے کے محل کا بیان ہے کہ شہادت کے وقت نبی انگلی اٹھا کر اشارہ کیا جائے۔

(۴۶) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

۱ سنن نسائی: ۱۲۷۱ و قال الألباني: صحیح

۲ سنن نسائی: ۱۲۷۴، قال الألباني: صحیح

۳ سنن نسائی: ۱۲۷۳، قال الألباني: صحیح، جامع ترمذی: رقم ۳۵۵۷، حسن صحیح

إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: إِنَّمَا يَصْنَعُ هَذَا مُحَمَّدٌ بِإِصْبَعِهِ يَسْحَرُ بِهَا، وَكَذَبُوا إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ[1]

"نبی کریم ﷺ یہ کرتے تھے، اور مشرکین کہتے تھے کہ یہ محمد ﷺ اپنی اس انگلی کے ساتھ جادو کرتے ہیں۔ اور اُنہوں نے جھوٹ کہا ہے، بے شک نبی کریم ﷺ یہ کرتے تھے، اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے تھے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی کو حرکت دینے کے محل کا بیان ہے کہ شہادت کے وقت بھی انگلی اٹھا کر اشارہ کیا جائے۔

۲۷۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "هَكَذَا الْإِخْلَاصُ" يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ"[2]

"بے شک نبی کریم ﷺ نے کہا: 'ایسے اخلاص ہوتا ہے۔' آپ انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی سے اشارہ کرتے۔"

اس حدیث مبارکہ میں اخلاص و توحید کے لئے انگلی کو اشارہ دینے کا بیان ہے۔

۲۸۔ سیدنا عیزار فرماتے ہیں:

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ يَدْعُو يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "هُوَ الْإِخْلَاصُ"[3]

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو دعا کرتا ہے، اپنی انگلی سے اشارہ کرتا ہے۔ سیدنا ابن عباس نے فرمایا: 'یہی اخلاص ہے'۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی اخلاص و توحید کے لئے انگلی کو اشارہ دینے کا بیان ہے۔

---

۱ مسند احمد: ۱۶۵۷۲، قال شعیب وغیرہ: اسنادہ ضعیف

۲ السنن الکبریٰ للبیہقی: جلد ۲/ص ۱۹۱ نمبر ۲۷۹۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۳ء

۳ السنن الکبریٰ للبیہقی: جلد ۲/ص ۱۹۱ نمبر ۲۷۹۴

۴۔ اشارہ کے وقت انگشت شہادت کی حرکت یا عدم حرکت والی احادیث

الف: اشارہ کے وقت انگشتِ شہادت کو حرکت دینے والی احادیث

۲۹۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ ... وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا"[1]

"میں نے کہا کہ میں ضرور نبی کریم ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا... پھر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو قبضہ میں لیا اور ایک حلقہ بنایا، پھر آپ نے اپنی انگلی کو اٹھایا، میں نے دیکھا کہ وہ اسے حرکت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں انگلی اٹھانے کے ساتھ حرکت دینے اور دعا کرنے کا تذکرہ ہے۔

۳۰۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

... ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا[2]

"پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو قبضہ میں لیا اور ایک حلقہ بنایا، پھر آپ نے اپنی انگلی کو اٹھایا، میں نے دیکھا کہ وہ اسے حرکت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ حرکت دینے اور دعا کرنے کا تذکرہ ہے۔

ب: اشارہ کے وقت انگشت شہادت کی عدم حرکت والی احادیث

۳۱۔ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا»[3]

"بیشک نبی ﷺ جب دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں انگلی اٹھانے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے اور حرکت نہ دینے کا تذکرہ ہے۔

---

۱ سنن نسائی: ۸۸۹ وقال الألبانی: صحیح

۲ مسند أحمد: ۱۸۸۷۰ قال شعیب: حديث صحيح دون قوله: "فرأيته يحركها يدعو بها" فهو شاذ انفرد به زائدة

۳ سنن نسائی: ۱۲۷۰ قال الالبانی: صحيح لكن زيادة ولا يحركها شاذة

۳۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى على رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى على رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَيُشِيرُ بِإِصْبُعِهِ وَلا يُحَرِّكُهَا[1]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے حرکت نہ دیتے تھے جب دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔"

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی انگلی اٹھانے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے اور حرکت نہ دینے کا تذکرہ ہے۔

مذکورہ بالا روایات سے مستنبط نتائج

① مذکورہ بالا روایات میں سے پہلی ۱۴ روایات میں مطلقاً اشارہ کا ذکر ہے اس کے بعد والی ۱۰ روایات میں اشارہ کے ساتھ دعا کا تذکرہ ہے، جبکہ روایت نمبر ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵ میں اشارۂ توحید و اخلاص اور شہادت کے وقت اشارہ کا بیان ہے اور حدیث نمبر ۳۰، ۲۹ میں میں اشارہ کے ساتھ حرکت کا بیان ہے جبکہ ۳۲، ۳۱ میں عدم حرکت کا تذکرہ ہے۔

② احادیث میں انگشتِ شہادت کی حرکت اور عدم حرکت کا اختلاف جو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بالمقابل سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ دونوں کی احادیث سے سامنے آرہا ہے، وہ اس صورت میں ہے جبکہ جمع ممکن نہ ہو۔ مذکورہ بالا جمع کی صورت میں یہ تعارض باقی ہی نہیں رہتا۔ بالخصوص شاذ اور محفوظ کی بحث کا تعلق دو مختلف صحابہ کی احادیث کی بجائے ایک ہی صحابی سے مروی ذیلی طرق کے اختلاف کے وقت ہوتا ہے۔ اس موقع پر ایک اہم اختلاف جو تخریج الاحادیث کے دو ماہرین کے درمیان ذکر کیا جاتا ہے، اس کا ازالہ یوں ہو جاتا ہے کہ

علامہ شعیب الارناووط رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث نمبر ۳۰ پر تبصرے حديث صحيح دون قوله: "فرأيته يحركها يدعو بها" فهو شاذ انفرد به زائدة (یہ حدیث صحیح ہے سوائے اس قول کے "میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دعا کرتے ہیں" یہ الفاظ شاذ ہیں جنہیں منفرد زائدہ نے بیان کیا ہے۔) اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث نمبر ۳۱ پر تبصرے: صحيح لكن زيادة

---

1 الثقات لابن حبان: ۷/ ۴۴۸... ح ۱۰۸۶۳ وسندہ حسن، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، ۱۹۷۳ء

''ولا یحرکھا'' شاذۃ (صحیح ہے، لیکن ''وہ حرکت نہیں دیتے تھے'' کے الفاظ شاذ ہیں) کا تعلق دو الگ الگ صحابہ کی احادیث سے ہے۔

چونکہ مذکورہ بالا دونوں روایات دو الگ الگ صحابہ کی احادیث ہیں جبکہ شاذ اور محفوظ کی بحث دو مختلف صحابہ کی احادیث کی بجائے ایک ہی صحابی کی خبر (حدیث) کے ذیلی طرق میں ہوتی ہے۔ البتہ یہ مسئلہ مختلف الاحادیث کا ہے جس کے حل کا طریق کار ہم جمہور کے حوالے سے اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

③ ان تمام روایات کو جمع کرنے کی صورت یہ ہے کہ تشہد میں اشارہ کرنا تو ثابت ہے لیکن مسلسل حرکت دینے کی کہیں تصریح نہیں ہے۔ گویا کہ تشہد میں اشارہ تو آخر تک قائم رہے گا لیکن حرکت صرف توحید کی شہادت کے وقت دی جائے گی۔ اس صورت میں اشارہ اور حرکت دونوں پر عمل ہو جائے گا اور یُحَرِّکُھَا اور وَلا یُحَرِّکُھَا دونوں قسم کے الفاظ میں جمع کی صورت بھی نکل آئے گی۔ وہ اس طرح کہ یُحَرِّکُھَا سے حرکت عند الشھادۃ مراد ہوگی جبکہ وَلا یُحَرِّکُھَا سے مراد عدم تحریک الٰی آخر التشہد ہوگی۔[2]

④ اشارہ کا موقع توحید و اخلاص ہے، نہ کہ دعا کرتے ہوئے مسلسل اشارہ کرنا مقصود ہے۔ جو لوگ یَدْعُو بِهَا کے الفاظ سے پورے تشہد میں مسلسل حرکت دینے کی دلیل پکڑتے ہیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ شریعت میں کہیں بھی انگلی ہلا کر دعا کرنے کی کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ جبکہ کسی شرعی حکم کی توجیہ میں اس توجیہ کی حکم سے مناسبت پر اجماع ہے۔

مزید وضاحت کے لئے تعلیل الأحکام میں بالخصوص حنفیہ اور شافعیہ کا علت میں 'مناسب' ہونے پر اتفاق ملحوظ رہے جس کا تعلق استنباطِ مسائل سے ہے جس کی زیادہ تفصیلات احادیث میں جمع و تطبیق ہو جانے کی بنا پر ہم چھوڑ رہے ہیں۔

⑤ حدیث نمبر ۱۴، ۱۳، ۴ میں اُنگلی کو حرکت دیتے وقت اپنی نگاہ اس انگلی پر رکھنے کا بیان ہے، جبکہ تشہد کے

---

۱ نیز عبد اللہ بن زبیر کی روایت میں بھی شیخ البانی کا ولا یحرکھا کو شاذ قرار دینا محل نظر ہے، جبکہ در حقیقت یہ لفظ محفوظ ہے کیونکہ بلند پایہ ثقہ عمرو بن دینار ان کی متابعت کرتے ہیں اور اس کی دلیل حدیث میں 'زیادہ کیا' کا لفظ ہے۔ (سنن نسائی: ۱۲۷۰ صحیح)

۲ جامعہ اسلامیہ، فیض عام کے شیخ الحدیث مولانا محفوظ الحسن فیضی لکھتے ہیں: ''محدث البانی نے یہ بھی کہا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کی حدیث میں لا یحرکھا اور وائل بن حجر کی حدیث میں یحرکھا، یعنی دونوں پر عمل ممکن ہے۔ اور دونوں میں جمع و تطبیق کی صورت یہ ہے کہ کہا جائے نبی کریم ﷺ تشہد میں انگشت شہادت کو کو کبھی حرکت دیتے تھے اور کبھی حرکت نہیں دیتے تھے، ساکن رکھتے تھے۔ (تمام المنۃ: ص ۲۱۷) یہی مبنی بر اعتدال موقف ہے۔'' (کتابچہ 'تشہد میں انگشتِ شہادت سے اشارہ': ص ۵۰)

حوالہ سے یہ بات واضح ہے کہ تشہد میں نگاہ سجدہ کے مقام پر ہونی چاہیے۔ اور اگر پورے تشہد میں انگلی پر نگاہ رہے تو محل سجدہ پر نگاہ والی بات ختم ہو جاتی ہے۔ اگر حرکت صرف عند الشهادة تسلیم کی جائے تو یہ مشکل بھی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ پورے تشہد میں نگاہ سجدے کی جگہ ہی رہے گی، صرف عند الشهادة معمولی وقت کے لئے سجدے کی جگہ سے ہٹ کر اُنگلی کی طرف جائے گی۔

⑥ حافظ عبد اللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے الفاظ جو مسلسل فعل کے لیے نص نہ ہوں یعنی ان میں تعددِ فعل کی صراحت نہ ہو وہ تعداد اور موقع کے تعین کی رو سے جملہ مہملہ کہلاتا ہے اور مہملہ کا حکم جزئیہ کا ہوتا ہے، یعنی یہ حرکت مسلسل پورے تشہد میں نہیں ہے بلکہ تشہد کے کسی ایک جزوی مقام پر ہے اور وہ مقام أشهد أن لا إله ألا الله[1] ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲۵ میں وارد الفاظ (عِنْدَ الشَّهَادَةِ) اور حدیث نمبر ۲۸، ۲۷، ۲۶ میں وارد الفاظ (يَصْنَعُ ذَلِكَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، هَكَذَا الْإِخْلَاصُ، هُوَ الْإِخْلَاصُ) اس پر دلالت کرتے ہیں۔

خاتمہ

چونکہ اہل حدیث کا یہ موقف ہے کہ سنت واحادیث میں وحی ہونے کی بنا پر حقیقی اختلاف ممکن نہیں لہٰذا بصیرت کے حامل علما کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ تمام معتبر احادیث کو سامنے رکھ کر عبادات کے مسائل کی وضاحت کی جائے۔ بعض دفعہ دونوں صورتیں روا ہوتی ہیں جس طرح حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جنگ احزاب کے بعد بنو قریظہ میں عصر کی نماز پڑھنے کے مسئلے میں صحابہ کرام کا بظاہر اختلاف بھی دونوں موقف کی درستگی کے لئے پیش کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانصاف في سبب الاختلاف اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رفع الملام عن الأئمة الأعلام میں ایسے جزوی مسائل میں فقہاے اسلام کا دفاع کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

---

1 اس کی تائید مولانا محفوظ الرحمن فیضی کی اس بات سے بھی ہوتی ہے، لکھتے ہیں: ”ہر اشارہ متضمن تحریک یا محتمل تحریک نہیں ہوتا، اس لئے مذکورہ تمام احادیث میں مطلق اشارہ جو بہر حال اشارہ توحید ہے، وحدانیت کے بیان واظہار کے لئے ہے۔ یہ اشارہ محتمل تحریک نہیں ہے۔ بلکہ ان سب حدیثوں میں اشارہ عدم تحریک کو متضمن ہے۔“ اور اس کی دلیل کے طور پر لونڈی کا آسمان کی طرف انگشتِ شہادت کو اٹھانے کا واقعہ پیش کیا ہے جس میں اشارہ تو ہے، تحریک نہیں ہے۔
(کتابچہ 'تشہد میں انگشتِ شہادت سے اشارہ' از مولانا فیضی، ص۴۹، ناشر مکتبہ الفہیم، یوپی)